جلد ۵ | ۱۸ ستمبر ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۳۰ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد شملہ سے ایک ٹریکٹ چھپ رہا ہے۔ احمدی احباب اس کی تعمیل کے لئے تیار رہیں

(۲) مکرم حافظ جمال احمد صاحب سہارنپور تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے تھے ایک ہفتہ بجوپور میں بھی رہے جہاں مولوی سبحان بخش صاحب احمدی کی سخت مخالفت تھی خدا کے فضل سے ۲۶ آدمی غیر احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دو نے بیعت خلافت کی

(۳) ۱۷ ستمبر کو بھاری بارش ہوئی ابھی تک ابر محیط آسمان ہے

(۴) مولانا سرور شاہ صاحب کے مواعظ حسنہ ناسنور اور اس کے مضافات میں خاص دلچسپی پیدا کر رہے ہیں ایک جلسہ بھی ہونیوالا ہے۔ مولوی شیخ چراغ الدین صاحب منا کو کی سی تشریف لے

(ب) بمبئی میں ایک مباحثہ تحریری ہونے کی خبر آئی ہے۔

اخبار احمدیہ

سفر شملہ

الہام اور دعا ۱۱ ستمبر۔ آج حضرت اقدس کی صحت خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے بعد نماز ظہر فرمایا:۔

"رات جب مباحثہ سے (۱ بجے شب) دوست اُسپہ آئے تو میں جاگتا تھا۔ اس کے بعد غنودگی سی ہوئی۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ٹیلیفون دل سے لگا ہوا ہے۔ اُس کی نالیوں میں سے ایک نالی میرے کان میں دی گئی ہے۔ اور مجھے آواز آئی ؎

چل رہی ہے نسیم ...... (یہاں جو الفاظ تھے مجھے یاد نہیں رہے)
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

یہ وعدہ سنتے ہی مجھے حضرت مولویصاحب کی مکہ معظمہ والی دعا یاد آگئی۔ اور میں نے دعا کی وہی! "میں جو دعا کروں قبول ہو جائے"

پھر فرمایا۔ "آسمان سے ہر وقت فرشتوں کے نام احکام جاری ہوتے رہتے ہیں۔ اور ٹیلیفون میں جلنے والے سپاہیوں کا سا حال ہوتا ہے۔ کبھی کبھی خداوند تعالیٰ ایک خاص لسلسلہ نالی کسی اپنے پیارے کے کان میں بھی لگا دیتے ہیں۔ اور وہ احکام سنا دیتے ہیں"

مجھے اس رویا پر غور کرکے مزا آتا ہے کیونکہ ؎

ہمارے خانۂ دل میں ہو کیونکر غیر کی الفت
تصوف میں نہیں دل کے سوا عرش الٰہ کوئی

اور قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ کا مضمون اس رویا نے ایک لطیف رنگ میں بتایا ہے۔

بعد نماز عصر حضرت کوٹھی کے برآمدہ میں تشریف

فرما ہوئے خدام گرد و پیش کرسیوں پر بیٹھے تھے - حضرت مولانا حافظ روشن علی طب روحانی کا بیاض تابوت سکینہ میں رکھے ہوئے ایک طرف اور حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحب طب جسمانی کا مشورہ دیتے ہوئے دوسری طرف موجود تھے - اور محمود کے مقدس چہرہ سے روشنی لینے والا آئیر سعد رحمن کے مخلص عبد قادیانی کے دوسری طرف حاضر تھے اور اس قبولیت دعا کی "آج" کے دن اول الذکر کا غذات بیشی پر احکام لکھ رہا تھا اور موخر الذکر فہرست دعا تیار کر رہا تھا۔ شام کو حضرت پیدل سیر کو تشریف لے گئے اور اللہ کا احسان ہے کہ طبیعت اچھی ہے - آج خان ذوالفقار علیخاں کا تار آیا ہے کہ شملہ آنے کی اجازت دی جاسکے جو بڑی خوشی سے دیگئی ہے -

۱۲ ستمبر - آج صبح حضرت رکشا میں بیٹھ کر سیر کو نکلے - طبیعت تو اچھی ہے مگر ضعف ہے -

فرمایا - " آج میں نے ایک رویا دیکھی ہے - کسی غیر مبایعین کا ذکر کرتا ہوں اور کہا کہ بالفرض ہماری جماعت سے کوئی غلطی بھی ہوجائے تو بھی " ہم عشقی ہیں اور وہ شقی " مجھے ان الفاظ پر غور کرکے ایک لطف آتا ہے صرف ایک عین کے اڑانے سے عشقی سے شقی ہوجاتا ہے "

اللہ اللہ! یہ رویا کیسی صاف ہے اور کس طرح بتایا گیا ہے کہ محمد علی صاحب اور اُن کے ہمخیال لوگوں کی چشم بصیرت و روحانیت اُن سے چھن گئی ہے - اور حضرت اونگ زیب کے ایک کلمہ کو یاد کرتے ہوئے میں بھی کہتا ہوں کہ خارجیان جدید عین خطا کردہ از عشقی شقی شدہ اند لہذا مستحق ہفتاد و اقسام عذاب اند۔

راستہ میں حضور جماعت کی بہتری و بہبودی اور مبلغین کی تیاری مستورات کی تعلیم کے متعلق مختلف سکیموں پر گفتگو کرتے گئے اور ہر لفظ یہ بتا رہا تھا کہ یہ شخص مخلوق خدا کی عموماً اپنی جماعت کی خصوصاً اسقدر خیرخواہی کا جذبہ رکھتا ہے جو عشق و محبت کا رنگ لئے ہوئے ہے - حضرت نے آج ٹھیکر سینگ کے ہاں سے ادب سنسکرت - اور تاریخ کے متعلق بہت سی بیش قیمت کتابیں خریدکیں - خدا کے فضل سے حضرت کی صحت اچھی ہے اور شملہ میں جماعت کی بہتری کے لئے ایک خاص امر زیر غور ہے جو انشاء اللہ بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے لئے مفید ہوگا -

....

محکمہ آب و ہوا نے پیشگوئی کی تھی کہ ۹ - یا ۱۰ کو طوفان آئیگا - اور اس کے بعد بارش بند ہوگی - مگر نہ کوئی طوفان ان تاریخوں میں آیا اور نہ ہی بارش بند ہوئی - پر کل تو اس قدر بارش ہوئی کہ کئی جگہ پہاڑ گر کر راستہ بند ہو گئے۔

۱۳ - ستمبر ۱۷ء - حضرت کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے - جماعت کی بہبودی و بہتری کا خیال حضور کے قلب صافی میں موجزن ہے - موجودہ قانون کے نقص سے عورتوں کو جو تکالیف ہوتی ہیں اُس کا خیال حضرت کو توجہ دلا رہا ہے کہ قانون خلع کی نسبت کوشش کی جائے - چنانچہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی آنے والے ہیں - **جماعت کی بہبودی حضرت اقدس کی صحت مجبور کرتے ہیں کہ آپ عید کے بعد شملہ سے تشریف لیجائیں -**

حضرت نے ایک رویا سنائی کہ میں قادیان گیا ہوں پھر دیس آنا پڑا ہے - جس پر میں افسوس کرتا ہوں کہ کیوں جلدی کی -

خطبہ الہامیہ کی نسبت بعد مغرب گفتگو ہوتی رہی - اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود جس وقت اس خطبہ کو سنا رہے تھے تو حضور کے چہرہ پر ایک خاص حالت طاری تھی اور صاف معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور ہستی ان کے منہ سے خطبہ نکلوا رہی ہے - کبھی کبھی حضرت مولوی صاحب کوئی لفظ پوچھتے تو حضرت آنکھیں کھول کر بتا دیتے اور پھر اُسی حالت میں ہوجاتے

آج مولوی عمر الدین صاحب کے ہاں دعوت تھی حضرت پیدل تشریف لے گئے - اور خدام کی دلداری کو ملحوظ رکھا

(رنیس)

ہندوستان سے باہر کے خریدار افریقہ

اور میدان جنگ میں جو خریداران الفضل ہیں انکی خدمتمیں سر کر عرض ہے کہ اگر وہ اپنا اپنا بقایا صاف نہ کرینگے اور آئندہ کے لئے پیشگی چندہ نہ بھجوائینگے تو ان کے نام پرچہ بند کردیا جائیگا - بعد میں شکایت نہو

(منیجر)

فہرست نومبایعین

از جنوری تا ۱۷ء

نمبر	نام	مقام
۹۵۴	فضل محمد صاحب	گجرات
۹۵۵	امام الدین صاحب	ہوشیارپور
۹۵۶	محمد دین صاحب	گجرات
۹۵۷	منشی علی محمد صاحب	منٹگمری
۹۵۸	عبد القیوم صاحب	پشاور
۹۵۹	عبد الرشید صاحب	گورداسپور
۹۶۰	محمد احسن صاحب	"
۹۶۱	عالمگیر خاں صاحب	"
۹۶۲	بشیر احمد صاحب	"
۹۶۳	فرمان شاہ صاحب	جہلم
۹۶۴	اکبر شاہ صاحب	"
۹۶۵	خربان شاہ صاحب	"
۹۶۶	محمد علی صاحب	"
۹۶۷	اہلیہ عبد الحمید صاحب	گوجرہ
۹۶۸	منشی عبد القادر صاحب	ایبٹ آباد
۹۶۹	منشی عبد القیوم صاحب	"
۹۷۰	مولوی عبد اللطیف صاحب	گجرات
۹۷۱	مولوی عبد العزیز صاحب	
۹۷۲	اہلیہ صاحبہ سید دلاور شاہ صاحب	لاہور
۹۷۳	والدہ صاحبہ "	"
۹۷۴	ظہور الدین صاحب	گوجرانوالہ
۹۷۵	نور الدین صاحب	"
۹۷۶	محمد ابراہیم صاحب	چھاؤنی لاہور
۹۷۷	اہلیہ صاحبہ ابو فیض الحق صاحب	فیروزپور
۹۷۸	رحمت اللہ صاحب	گجرات
۹۷۹	احمد الدین صاحب	"
۹۸۰	امام الدین صاحب	"
۹۸۱	خوشی محمد صاحب	"
۹۸۲	احمد الدین صاحب	سیالکوٹ
۹۸۳	اہلیہ احمد الدین صاحب	"
۹۸۴	والدہ الہی بخش صاحب	"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۸ ستمبر ۱۹۱۷ء

پھر وہی قبولیت دعا سے انکار!

اس وقت میرے سامنے میرے سید و مولیٰ حضرت اقدس مسیح موعود نبی اللہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (فداہ ابی وامی وروحی) کے زندگی بخش صحف رکھے ہیں۔ میں ان کو دیکھ دیکھ کر اپنے ایمان میں خدا کے فضل سے ترقی پا رہا ہوں۔

سب سے پہلے میرے ہاتھ میں احمد موعود کی کتاب "تریاق القلوب" جس کی تعریف میں لکھا گیا ہے "ان ھذا الکتاب یدفع وساوس الخناس وفیہ شفاء للناس وھو یھب السکینۃ ویجلو الکروب" آئی۔ میں اس کے پہلے ہی صفحہ پر ایک نظم دیکھتا ہوں۔ جس کا عنوان ہے:۔

"قصیدہ در معرفت انسان کامل مظہر حق تعالیٰ و طریق فیصلہ بانزاع کنندگان" اس کا پہلا شعر ہے

ہماں ز نوع بشر کامل از خدا باشد
کہ با نشاں نمایاں خدا نما باشد

حضور اس قصیدہ میں منجملہ اور نشانات انسان کامل کے ایک نشان یہ بھی تحریر فرماتے ہیں

پناہِ دیں بود و ملجاء مسلماناں
بعقد ہمت خود دافع قضا باشد
ہزار مرزنی و مشکلے نگردد حل
چو پیش او بروی کار یک دعا باشد

اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتلایا ہے کہ انسان کامل وہ ہے کہ جب درد و کرب اور مصیبت کی حالت میں اس برگزیدہ بارگاہ صمدی کی طرف رجوع کیا جائیگا تو اس کی دعا دافع قضا ثابت ہوگی۔

اسی طرح آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۳۱ پر فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لیئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں کبھی کبھی خدائے عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کے لیئے یہ بھی ایک نشان ہے اور بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۱)

اس عبارت سے بھی یہی ثابت ہے کہ وہ لوگ جن کو خداوند کریم کی بارگاہ عالی میں قدر و منزلت ہوتی ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور بہت ہوتی ہیں۔ اور ان کا مقابلہ ان کے وقت میں کوئی دوسرا انسان نہیں کر سکتا۔

اور حضور نے اپنی کتاب "تذکرۃ الشہادتین" کے حصہ علامات المقربین کے صفحہ ۱۰۸ پر خدا کے مقربوں کی نشانیوں میں یہ بھی لکھا ہے

"ویغاث الناس بھم عند اسنائھم ویُنجون من آفاتھم ولغیرما لقوم بتضرعاتھم ویستجاب کثیر من دعواتھم"

خشک سالیوں میں مقربان الٰہی کے ذریعہ لوگوں کو پانی دیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کی آفات کو ان کی تضرعات (دعاؤں) سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کی اکثر دعائیں سنی جاتی ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پر فرماتے ہیں

"یجیب دعواتھم فلا یخطیٔ مایرمی من جعابھم" مقربوں کی دعائیں سنی جاتی ہیں اور ان کے ترکش سے نکلے ہوئے دعاؤں کے تیر خطا نہیں جاتے۔

اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تم کسی خدا کے مقبول کو شناخت کرنا چاہو تو منجملہ اور نشانیوں کے ایک نشانی اس انسان کی یہ بھی ہے کہ وہ مستجاب الدعوات ہوگا اور اس کے ذریعہ لوگ اپنی مصیبتوں سے نجات پائیں گے۔

پھر ملاحظہ کرو حضرت اقدس کی کتاب فیصلہ آسمانی۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں حضور نے ان تمام مولویوں۔ پیرزادوں صوفیوں گدی نشینوں کو جو آپ کو کافر کہہ کر خود مومن کامل ہونے کے مدعی تھے آسمانی فیصلہ کی طرف دعوت دے کر وہ طریق بتلائے۔ جن سے فیصلہ ہو جائے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ ایک انجمن قائم کی جائے اور میرے تمام مکفرین کے سرغنہ خواہ تعداد میں کتنے ہی ہوں جمع ہو جائیں اور تین طریق سے میرا مقابلہ کریں۔ جن میں تیسرا طریق یہ تھا کہ

"سیوم یہ کہ مومن کامل کی اکثر دعائیں قبول کیجاتی ہیں۔ اور اکثر ان دعاؤں کی قبولیت کی پیش از وقت اطلاع بھی دی جاتی ہے" (فیصلہ آسمانی صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

علامت سوم یعنی قبولیت دعا کی آزمائش کا طریق یہ ہوگا کہ وہی انجمن مختلف قسم کے مصیبت رسیدوں کے بہم پہنچانے کے لیئے جس میں ہر ایک مذہب کا آدمی شامل ہو سکتا ہے ایک عام اشتہار دیدیگی اور ہر ایک مذہب کا آدمی خواہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندو ہو یا یہودی ہو غرض کسی مذہب یا کسی رائے کا پابند ہو۔ اگر وہ کسی عظیم الشان مصیبت میں مبتلا ہو اور اپنے نفس کو مصیبت زدوں کے گروہ میں پیش کرے تو بلا تمیز و تفرقہ قبول کیا جائیگا" (ایضاً صفحہ ۱۱)

اس میں حضرت اقدس نے بتلایا کہ مومن کامل کی علامت یہ ہے کہ اس کی دعائیں خدا کے دربار میں قبول ہوں۔ لہٰذا بہت سے مصیبت زدہ لوگوں کو لیا جائے اور اُن کے لیئے دعا کی جائے۔ جس طرف کے لوگ مصائب سے نجات پا جائیں وہی صادق اور مومن کامل سمجھا جائیگا

اسی طرح حضرت اقدس اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" کے صفحہ ۱۱ پر امام الزمان کی پانچویں قوت یہ بیان فرماتے ہیں:۔

"اقبال علی اللہ جو امام الزمان کے لیئے ضروری ہے اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتوں اور ابتلاؤں کے وقت اور نیز اس وقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آپڑے۔ اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی

کی ہمدردی واجبات سے خدا کی طرف جھکتے ہیں اور پھر ایسے جھکتے ہیں کہ ان کے صدق اور اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤں سے ملاءِ اعلیٰ میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ اور ان کی محویت کے تضرعات کے نظارہ میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔ پھر جس طرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتداء میں آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح ان کے اقبال علی اللہ کی حرارت سے خدا تعالیٰ کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بننا شروع کر دیتی ہے اور تقدیریں بدلتی ہیں اور الٰہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہیں یہاں تک کہ قضا و قدر کی ٹھنڈی ہوائیں چلنی شروع ہو جاتی ہیں۔" (ص ۱۳ ضرورۃ الامام)

مگر اللہ تعالیٰ غیر مبائعین پر رحم فرمائے اور ان کو طریق مستقیم پر چلائے۔ وہ جب سے حضرت مسیح موعود کے مرکز اور آپ کے خدا داد درجہ کے منکر ہوئے ہیں عجب سرگردانی میں پڑ گئے ہیں۔

اور آج رحم کی نئی بستیاں آباد ہو جاتی ہیں

حضرت مسیح موعود کی عبارتیں تو ثابت کر رہی ہیں کہ مومن کامل۔ زمانہ کے امام کامل انسان مقرب الٰہی کا نشان یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوں اور کثرت سے ہوں۔ اور اس کے ناموں سے ڈوبتے ہوئے شہر بچ جائیں۔ اور اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ ایسا انسان نبی کے زمانہ کے بعد ہر زمانہ میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی وقت دنیا پر ایسا آوے کہ اس وقت خدا کا مقرب کوئی نہ ہو۔ اور بدکاروں یا کم از کم خدا سے بے تعلق لوگوں سے دنیا معمور ہو۔

ہم خدا کا کیسے شکریہ ادا کریں کہ اس نے اس زمانہ میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے جماعت تیار کی اور اپنا کام ختم کر کے خدا کی طرف مرفوع ہو گئے۔ لیکن وہ برکات اور خدا تعالیٰ کے وجود کے نشانات جو حضور کو دیئے گئے تھے ایسا نہیں ہوا کہ حضور کے ساتھ وہ ...... بھی مرفوع ہو گئے ہوں۔ بلکہ وہ تمام برکات اس جماعت کے پاس ہیں۔ جو حضور علیہ السلام کے قدم بہ قدم ہے۔ اور خصوصاً وہ شخص اکثر برکات ظلی طور پر محض خدا کے فضل سے اپنے وجود مسعود میں رکھتا ہے۔ جو حسب وعدہ خداوندی جلد جلد بڑھا اور ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا گیا۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ اس موعود مصلح کی شہرت دنیا کے تمام گوشوں میں عزت کے ساتھ پھیلے۔ اور جو اس وقت حضرت مسیح موعود کا سچا جانشین اور جائز وارث ہے۔

لیکن وہ بد قسمت فئہ باغیہ جو ان تمام برکات سے محروم ہو گیا۔ مگر اپنی محرومی کو محسوس نہیں کرتا۔ ان کا آرگن (شتر مرغ کی طرح) (شتر گربہ) وشم بریدہ کی طرح ہمیں ہی نکو بنا تا ہوا پھر اپنی قدیم عادت کے مطابق (پیغام نمبر ۱ میں) معترض ہوا ہے۔ اور تمسخر کے طور پر قبولیت دعا کا نام "ایک اور معجزہ" رکھتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جو باتیں خدا کے مقبولوں کی صداقت کی ظاہر ہوں وہ سب معجزات ہی ہوا کرتے ہیں۔ مگر پیغام کی غرض اس سے ہنسی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

ہم نے پیغام کو پہلے بھی بتایا تھا اور اب بھی بتاتے ہیں کہ اس کا حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کے قبول ہونے پر اعتراض کرنا غیر مبائعین کو ہی سوگوار بنا دینے کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب سے ثابت ہے کہ قبولیت دعا صادقوں کا نشان ہے۔ لہذا حضرت خلیفہ ثانی نے تو اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے۔ مگر پیغامیوں کے امیر اس سے محروم ہیں۔ اور انہیں اس نعمت سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا گیا۔ اگر ان کو کچھ بھی حصہ ملا ہوتا تو یہ یقینی امر ہے کہ پیغام ہرگز اس پر معترض نہ ہوتا۔ پیغام کا قبولیت دعا پر اعتراض کرنا اپنے امیر کے اس سقم کو چھپانے کے لئے ہے جو یقیناً ان لوگوں کے لئے ماتم کا مقام ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود کی کتب میں دعاؤں کے متعلق یہ کچھ دیکھتے ہوئے جو ہم نے نقل کیا کیسے یہ لوگ اعتراض کر سکتے ہیں۔

پس یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور اکثر ہوتی ہیں۔ اس کے بیشمار ثبوت موجود ہیں۔ جن کو ہم حلفیہ بتلا سکتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو الفضل میں چھپ بھی جاتی ہیں۔ لیکن پیغام نے اپنے امیر کی کبھی یہ صفت نہیں ظاہر کی۔ کیونکہ وہ اس سے تہیدست ہیں۔ پس پیغام کو چاہئے کہ بجائے مبائعین پر ہنسی کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی قبولیت سے انکار کرنے کے اپنے امیر پر اعتراض کرے۔ کہ امیر صاحب حضرت مسیح موعود کی کتب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دعاؤں کا قبول ہونا صادقوں کی نشانی ہے۔ "میاں صاحب" میں تو یہ بات پائی جاتی ہے۔ کیا آپ کو بھی خدا کی اس نعمت سے کچھ حصہ ملا ہے۔

جب تم اس کا جواب دو گے پھر ہم تمہیں اور بھی کچھ بتلائینگے اور انشاء اللہ اس سے ہماری اور تمہاری دونوں کی پوزیشن پر بہت حد تک روشنی پڑیگی؟

سب کچھ ماننے کو طیار ہیں مگر نبی کیوں لکھتے ہو؟

از مکرمی سید عزیز الرحمن صاحب

ابھی سفر ہندوستان سے واپس تشریف لائے ہیں۔ ایک معزز ہندوستانی رئیس کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ آپ سے بڑے تپاک اور احترام سے ملے۔ اثنائے گفتگو میں کہا کہ ہم تو حضرت مرزا صاحب کے سب دعاوی ماننے کو طیار ہیں مگر یہ الفضل کی لوح پر "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا الخ" کیوں چھپتا ہے۔ اس سے لوگ خواہ مخواہ بدکتے اور مولوی لوگ بھڑکتے ہیں۔ ایسا نہیں چاہیے۔

اول تو عرض ہے کہ یہ ہمارا قول نہیں یہ اسی کا فرمان ہے جو رب العالمین ہے۔ جب خود اس نے اپنی نبی پر یہ ظاہر فرمایا تو ہم کون ہیں کہ اسکو چھپائیں۔ دوسرے اگر اس کو چھپایا جائے تو کیسے معلوم ہو کہ خدا نے جو حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا تھا وہ درست نکلا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف علماء کے فتاویٰ تکفیر ہیں۔ دوسری طرف خدا کے قہری نشان اپنی شوکت کے ساتھ تجلی فرما جس سے خدا کے مسیح کی صداقت اسی الہام کے ماتحت ثابت ہے۔ باقی رہا مولوی صاحبان کا بگڑنا۔ ان کے بھڑکنے کا باعث یہ الہام نہیں بلکہ وہ دعاوی صادق ہیں جن کو معزز میزبان ماننے کے لئے طیار ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اپنے نبیوں سے کئی قسم کی باتیں ہوتی ہیں جن میں سے ایک حصہ خاص ان کے دعاوی کے متعلق ہوتا ہے۔ جن کا لوگوں پر ظاہر کرنا خدا کے ...... حکم فاصدع بما تؤمر کے ماتحت نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اگر انبیاء ان باتوں کو چھپائیں تو وما بلغت رسالتہ کے مصداق ٹھہریں۔ حالانکہ وہ تو خدا کے ہو چکے ہیں پھر ان سے خلاف ارشاد حضرت رب العلیٰ کیسے ممکن ہے۔

خطبۂ نکاح

از حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ

(فرمودہ ۸ - اگست ۱۹۱۷ء بعد نماز عصر)

یہ خطبہ حضور نے ماسٹر شیر عالم صاحب ٹیچر مڈل سکول کنجاہ ساکن گولیکی کے نکاح پر پڑھا تھا جو حمیدہ بیگم ہمشیرہ بابو محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ستال کالا خطائی سے ۵۰۰ روپے مہر پر منعقد ہوا۔ از ایڈیٹر

حضور نے تشہد اور آیات مسنونہ کے بعد فرمایا کہ:-

نکاح ایک ایسی لازمی اور ضروری چیز ہے کہ وحشی سے وحشی اقوام بھی ایسی نہیں ہیں جن میں نکاح نہیں۔ یہ ان سب ضروری تقاضوں میں سے ہے۔ جن کے لئے کسی علم کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ انسان کی فطرت میں رکھے گئے ہیں۔ ان تقاضوں کے لئے کسی حکم کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی حکم دیتا ہے سوائے ایسے اشخاص کے جو کسی وجہ سے ان کو پورا نہ کرتے ہوں یا نہ کرنا چاہتے ہوں تو وہ پاگل ہے۔ مثلاً کوئی شخص کھانا کھاتا ہو اور دوسرا اس کو حکم دے کہ تم کھانا کھاؤ تو وہ کہیگا کہ تم پاگل ہو دیکھ نہیں رہے کہ میں کھانا کھا رہا ہوں۔

اسی طرح نکاح بھی ایک ایسا تقاضہ ہے جو ہر انسان کے دل میں موجود ہے۔ سوائے ایسے اشخاص کے جو مایوس ہو گئے ہوں۔ اور یا ایسا ہو کہ وہ اس بات پر مجبور ہو گئے ہوں کہ نکاح نہ کریں ایسے شخصوں کو متوجہ کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر ایسے خیالات کا کوئی شخص نہیں ہے تو پھر اس کو نکاح کے لئے کہنا ایسا ہی ہے جیسا کھانا کھانے والے کو کہنا کہ تم کھانا کھاؤ۔ کیونکہ یہ ایسا تقاضہ ہے جو خود بخود جوش کر کے اٹھتا ہے۔

پس نکاح کرنے کے لئے حکم دینا سوائے ایسے شخصوں کے جو کرنا نہ چاہتے ہوں۔ یا کرنا تو چاہتے ہوں مگر کچھ رکاوٹوں کے باعث نہ کر سکتے ہوں یا کسی بیماری کی وجہ سے یا کسی دکھ کے سبب سے نہ کرتے ہوں ایسوں کو چھوڑ کر باقیوں کو کہنا ایک لغو فعل ہے۔ ہاں اگر ضرورت ہے تو اس امر کے بتانے کی ہے کہ نکاح جو کریں تو کیوں کریں؟ اور کس طرح کریں۔ اس کے سوا محض نکاح کرنے کے لئے کسی کو کہنے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ ضرورت نہیں کسی کو حکم دیں کہ روٹی کھاؤ۔ بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ بتایا جائے کہ کیوں کھائیں؟ اور کس طرح کھائیں تو کس طرح کھائیں۔ پس وہ کھانے کے متعلق صرف اس قدر سمجھ لیتے ہیں کہ کھانا چاہئے۔ اور اس قدر پیٹ بھر بھر کر کھاتے ہیں ان کے معدے تباہ ہو جاتے ہیں۔ بدہضمی سے مرتے ہیں۔ یا ایسے مرغن کھانے کھاتے ہیں کہ عیش و عشرت کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ جس کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ حواس کند ہو جاتے ہیں۔ فطرت اس بات کی متقاضی ہے کہ کھاؤ۔ وہ کھاتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ کیوں کھاؤ؟ پس ان کو کھانے کا حکم دینے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ضرورت ہے کہ ان کو بتایا جائے کس طرح کھاؤ۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور سامنے سے کھاؤ۔ یہ طریق بتایا۔ اسی طرح نکاح کے لئے بھی یہ ضروری نہیں کہ اس کے متعلق کہا جائے کیونکہ انسان کے تقاضے خود اسے مجبور کرتے ہیں۔ ہاں اس کی ضرورت ہے کہ بتایا جائے کہ اس کی ضرورت کیا ہے۔ کیوں کریں اور کس طرح کریں۔ کیونکہ نکاح کے متعلق بتانے کی یہی باتیں ہیں

نکاح کیوں کریں؟ فرماتا ہے۔ تقویٰ کے لئے۔ لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں۔ مگر تمہاری غرض تقویٰ ہونا چاہئے۔ اور کس طرح؟ کا جواب دیا کہ تمام معاملات صدق اور سداد کے ساتھ طے کرنا چاہئیں۔ پس اسلام نے یہ نہیں کہا کہ نکاح کرو بلکہ یہ بتلایا ہے کہ کیوں کرو۔ سو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متوجہ کرتا اور فرماتا ہے کہ تمہارا ہر ایک کام تقویٰ کے ماتحت ہو۔ لوگوں کی مختلف نیات ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص سودا لینے کو گھر سے نکلے اور کہے کہ سودا لینے جاتا ہوں رستہ میں دوست کا گھر پڑتا ہے۔ اس سے بھی ملتا آؤنگا۔ اب دوست کو ملنے کا کام ایک ضمنی کام ہے۔ لیکن اگر وہ یہ نیت کرے کہ میں اپنے دوست کو ملنے جاتا ہوں واپسی پر بازار سے سودا بھی لیتا آؤنگا۔ یہ نیت کر لینے سے نہ تو اس کو پہلے سے زیادہ چکر کاٹنا پڑیگا۔ نہ نئے راستے تلاش کرنے پڑینگے نہ یہ کہ گورنمنٹ کے سپاہی اس سے اس نیت پر کوئی باز پرس کریں گے۔ ہاں اس نیت کے بدلنے سے اس کی اخلاقی حالت میں عمدہ تغیر ہوا۔ اور ثواب میں بھی فرق ہوا۔

تقوے کی نیت معمولی بات نہیں۔ نیتوں کے اثر ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کی گردن پر بھڑ بیٹھی ہو یا بچھو بیٹھا ہو اگر آہستہ سے ہاتھ رکھو گے کاٹ کھائیگا۔ لیکن اگر زور سے اس نیت سے مارو کہ دوست کو ان کے ذریعہ گزند نہ پہنچے تو وہ جانور ادھ موا ہو کر گر پڑیگا۔ تو اس وقت اس کے تم نے زور سے تھپڑ مارا۔ مگر تمہاری نیت بخیر تھی اس لئے وہ دوست بجائے ناخوش ہونے کے خوش ہوگا۔ پس فرمایا کہ تمہاری نیت اس معاملہ میں تقویٰ کی ہو۔ اور تم تقویٰ ہی سے کام لو۔

دوسرے اس معاملہ میں بہت جھوٹ سے کام لیا جاتا ہے اور دونوں طرف سے جھوٹ بولتے ہیں۔ لڑکے والے وہ باتیں کہتے ہیں جو درحقیقت ان میں نہیں ہوتیں۔ اپنی حیثیت بہت بڑھ چڑھ کے بتاتے ہیں۔ اور لڑکی والے اپنی لڑکی کے بہت سے ہنر بتاتے ہیں۔ فرمایا تم صدق و سداد سے کام لو۔ صفائی کی بات ہو بیچ میں ایچ پیچ کی باتیں نہ ڈالی جائیں۔

میرا خیال ہے کہ اگر مسلمان ان دونوں حکموں کو مانتے ہوئے نکاح کریں تو پھر کوئی بات نہیں پیدا ہوگی۔ چونکہ خواہشات نفسانی کے ماتحت شادیاں اور نکاح کئے جاتے ہیں اس لئے فساد ہوتا ہے۔ ہمیشہ تقویٰ مد نظر ہو خفیہ تدابیر نہ ہوں پھر کوئی فتنہ نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے تا ان احکام پر چلیں اور حقیقی لذت حاصل کریں۔

ترقی اسلام کیلئے

احباب کو اس بات سے غافل نہ ہونا چاہئے کہ ترقی اسلام کے ماتحت آجکل نہایت اہم کام سرانجام پا رہے ہیں یوں تو سب باتیں خدا کے فضل پر موقوف ہیں۔ لیکن جہاں تک ان کا تعلق ہماری کوشش سے ہے اس سے کسی کوشش کا رک جانا نہایت قابل افسوس امر ہوگا۔ اس لئے میں احباب کو مکرر سہ کرر متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ترقی اسلام کے چندے کی طرف پوری توجہ دیں اور اگر فوری ضرورتوں کے لئے جو تحریک کی جاتی ہے۔ اس کی بنیاد پر آپنے ماہواری چندے کے ادا کرنے میں سستی یا کمی کر دی تو کئی چلتے کام رہ جائیں گے۔ پس احباب اپنے اپنے حلقہ اثر میں جلد تبلیغ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جدید سائنس اور قرآن کریم

خواجہ حسن نظامی نے جو اپنے آپ کو صوفیانہ انداز بیان کے خود مختار حاکم سمجھتے ہیں زمانہ حال کی ترقی یافتہ سائنس کی ایجادات پر مضامین لکھے ہیں۔ حسن نظامی کی بندوق تو یگانہ۔ ہوائی جہاز کے اشتار مطالعہ میں خاکسار کی توجہ اس طرف اچانک پھر گئی کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے بھی ریل کے متعلق عجیب شگفتہ مضمون اور ایک انوکھی جدت پیدا کی ہے۔ میں نے تعجب کیا کہ مضمون متحد المعانی۔ لیکن سطح نظر مقصود بالذات اور ما یہ استدلال میں کس قدر تفاوت ہے۔ عشق ایک ہی ہے لیکن علی قدر الهوی اختلف الجنون۔ خواجہ صاحب کا مضمون آخریں دماغ سائنس کی ان مایہ ناز ایجادات کا مطالعہ محض نکتہ آفرینی اور دیدہ عبرت کی بہرہ اندوزی کے لئے کرتا ہے۔ لیکن مفتی صاحب کی فرس نگاہ ان میں آیات اللہ کے بے نقاب جلوے دیکھتی اور ان مدعیان سائنس کے منہ پر کہتی ہے کہ کچھ تمہاری ترقی کا معراج ہے۔ اس کے خط و خال اور اس کی تشریح کسی عرب کے بکریاں چرانے والے کملی اوڑھنے والے امی لقب کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات میں موجود ہے۔ (فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم) سچ ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا فلسفہ جس قدر ترقی کرے گا۔ قرآن کریم کی عظمت اسی قدر کھلیگی۔

ریل کی عجیب و غریب تشریح سوچتے ہوئے خاکسار کا ذہن آبدوز کشتی اور مائن کی طرف منتقل ہوا میں نے ان دونوں کی تشریح بھی قرآن مجید میں لکھی پائی۔ چنانچہ وہ تینوں تشریحات "ریل" "آبدوز کشتی" "مائن" ذیل میں اس سلسلہ وار درج کئے جاتے ہیں تاکہ صداقت اسلام و بانی اسلام کے لئے ایک دلیل مسکت ہوں۔

ریل کا

حضرت مفتی صاحب نے والعادیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ریل کے متعلق ایک پیشگوئی ہے ریل سے شاید اب کوئی بھی ناآشنا نہیں ہوگا۔ اب ہر کس و ناکس جاننے لگا ہے کہ تشریح ملاحظہ ہو:۔

والعادیات ضبحاً۔ قسم ہے اُس (سواری) کی جو جو ہانپتی ہوئی (ہانپ کر) دوڑتی ہیں۔ ضبح جانور کے ہانپنے کو بولتے ہیں۔ گھوڑا چل کر ہانپتا ہے لیکن ریل ہانپ کر چلتی ہے۔ اور ہانپتی ہوئی بھی چلتی ہے فالموریات قدحاً۔ اپنے اندر آگ جلاتی ہیں گھوڑے کی نعل کی رگڑ سے آگ نکلتی ہے۔ لیکن ریل کے اندر آگ جلائی جاتی ہے۔

فالمغیرات صبحاً۔ فجر ہوتے ہوتے ایک تغیر و تبدیلی ڈالنے والی۔ رات ریل میں بیٹھو فجر ہوتے ہوتے ایسے ملک میں پہنچیں گے۔ جہاں کی زبان۔ آب و ہوا رسم و رواج میں بڑا فرق ہوگا۔ اغارہ اس میں شک نہیں کہ لوٹ کے معنی اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن لوٹ میں کیا ہوتا ہے؟ ایک کے خان و مان۔ مال و متاع میں خوفناک زوال آتا ہے۔ اور دوسرے کے مال و طاقت میں غیر معمولی اضافہ۔ یہی تغیر ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ریل فجر ہوتے ہوتے دوسرے ملکوں کا مال۔ لباس ساز و سامان۔ ایک ملک میں لاکر اسی طرح ڈال دیتی ہے جس طرح کہ غارتگر اپنا گھر دوسروں کے حاصل عمر سے بھر لیتا ہے۔

فاثرن به نقعاً۔ غبار سیاہ اڑاتی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کس قدر دھواں اس کے نتھنوں سے نکلتا ہے۔ فوسطن به جمعا۔ ایک جماعت کو اپنے بیچ میں لیتی ہیں۔ انجن اور بریک کے بیچ میں سیکڑوں آدمی آجاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ہے ان الانسان لربه لکنود اب آبدوز کشتی کی تشریح ملاحظہ ہو۔ لیکن اس کے صحت سقم کا ذمہ دار خاکسار عاجز ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی ذات عالی سے اس کو تعلق نہیں۔

سب مرائن کا کام

سطح آب پر چلتی ہیں۔ اور زیر سطح بھی چلتی ہیں۔ بڑے بڑے جہازوں کو ٹکراتی اور غرق کر دیتی ہے۔ حریف کے بندرگاہوں میں جاکر اس کے استحکامات کو اور جہازوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔

والنزعات غرقاً قسم ان کشتیوں کی جو ڈوب کر جان نکال لیتی ہیں۔ جہازوں کی جان ہی نکال لیتی ہیں

والناشطات نشطاً۔ ایک برج (بندرگاہ) سے دوسرے کو جاتی ہیں۔ صراح میں ناشط کا دشتی کو لکھا ہے اور ثبوت میں اسی آیت کو پیش کیا ہے

والسبحت سبحاً۔ پھر سطح آب پر چلتی ہیں۔

فالسابقات سبقاً۔ بعض ان میں کروزر (تیز رفتار بھی ہوتے ہیں)

فالمدبرات امرا بڑے بڑے کام بھی ان سے نکلتے ہیں خفیہ پیغام رسانی۔ خفیہ تجارت۔ ایک آبدوز کشتی ہزاروں کا مال امریکہ میں بیچ آئی۔ پھر وہاں سے جو غوطہ لگایا تو برٹش چینل سے ہوتے ہوئے جرمن میں۔

یوم ترجف الراجفه۔ ایک دن یہ زمین کانپ اٹھیگی۔ احمد نبی اللہ کی پیشگوئی تھی۔ ؎

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

تتبعها الرادفه۔ اس کے ساتھ ایک اور بھی آفت ہوگی۔ کیا تعجب ہے کہ اس سے مراد وہ زلزلہ ہے جس نے زار کی حالت زار بنادی۔ کیونکہ ع

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

جب صحیح ہے تو زار کی حالت۔ اور اس کی بادشاہی کا انقلاب کیوں نہ زلزلہ میں داخل ہو۔

پھر فرمایا یقولون ءانا لمردودون فی الحافرة یسے وقت میں ہوگا کہ لوگ قیامت کے منکر اور اسباب پرست ہو گئے ہونگے۔

پھر موسیٰ و فرعون کی مثال دیکر فرمایا ءانتم اشد خلقا ام السماء بنٰها الایہ۔ اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طاقت علم۔ اسباب پر بڑا اعتماد ہوگا۔ پوری سورہ غور سے پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔

مائن کے کام

سرنگ چپ چاپ دریاؤں میں پڑے رہتے ہیں۔ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کہاں ہیں۔ جب جہاز اُن پر سے گذرتا ہے تو اُن سے ٹکراتے ہیں۔ پھر پھوٹ جاتے ہیں اور پھوٹ کر جہازوں میں سوراخ کر دیتے ہیں۔ اب ان خاموش سپاہیوں کا چرچا ہر کوچہ و برزن میں ہوتا ہے۔ کسی کے آدمی ڈوب گئے کسی کا

خط کسی کا مال۔ قرآن مجید فرماتا ہے والمرسلٰت عرفًا۔ آسانی۔ نرمی۔ آہستگی سے چھوڑے جاتے ہیں۔ خبر نہیں کس نے چھوڑا کب چھوڑا کہاں چھوڑا۔

فالعٰصفات عصفًا۔ پھر ان میں (جنبش کی وجہ سے) سخت حرکت اور تموج آتا ہے۔

والنّٰشرات نشرًا۔ پھر وہ اس جنبش کے بعد کھلتے بکھر

فالفٰرقات فرقًا۔ جانوروں میں سوراخ ڈال دیتے ہیں۔

فالملقیات ذکرًا۔ عذرًا او نذرًا تمام دنیا میں ان کا ہی چرچا رہتا ہے۔ کبھی کبھی ہوا فق وعدہ (عذرًا) ڈرہاتی ہیں) کبھی کبھی فقط خوف دلاتی ہو پوری سورۃ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔

تفسیر کی اس طرز خاص کے موجد حضرت مفتی صاحب ہیں۔ جو احمدیت کا فیض ہے۔ بلا ویدپ کا مبلغ وہ ہو سکتا ہے جو ان سائنس کے دہریت آفریں آلات کو قرآن کے مطابق ثابت کر سکے یا وہ جس سے قرآن کی عبارت بھی سیدھی طرح پڑھی نہ جاتی ہو۔ جسے نقافہ بدلنے میں کمال ہو۔ اور جو اپنے آقا کے مضامین کا سرقہ کر کے اپنی انشا پردازی اور دینی واقفیت کا کمال جتلا دے۔ اور آقا کا نام لینا سمِ قاتل سمجھے۔ باقی پھر انشاء اللہ

(عبد الحلیم کشکی۔ از سنبھل پور)

بیوی کی تعلیم | خواجہ حسن نظامی نے بیوی کی تعلیم لکھی مگر ہمارے احمدی عالم نے بیوی کی تعلیم لکھ کر بتا دیا کہ تصوف و روحانیت میں ہمارا قدم پیش پیش ہے بیوی جن مراحل سے گزرتی ہے ان سے جو سبق ایک مومن مرد لے کر فنا فی اللہ سے بقا باللہ تک پہنچتا ہے اور اخلاق حسنہ سیکھتا ہے وہ سب کچھ دکھایا ہے اور بات بات پر قرآن مجید سے استشہاد ہے۔ قابل دید قیمت صرف ۳

چند کار آمد حوالے | قتل انبیاء۔ یاجوج ماجوج۔ دجال۔ وفات عیسیٰ مسیح و مہدی ایک تمام مشہور مختلف فیہا مسائل کے متعلق تفاسیر و لغت سے ایسے حوالے جمع کئے ہیں جو سنی اور شیعہ پر حجت ملزمہ قائم اور سلسلہ احمدیہ کی صداقت ظاہر کرنے میں

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الآیہ

کی لطیف تفسیر

(از جناب حافظ جمال احمد صاحب)

جناب حافظ صاحب کا یہ مضمون جس کا ایک حصہ اشاعت ماسبق میں بھی گذر چکا ہے اپنے اندر عالمانہ شان رکھتا ہے۔ موصوف کے مضامین الفضل اور تشحیذ میں ہمیشہ وقعت کی نظر سے دیکھے گئے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حافظ صاحب اپنے قلم کی حرکت کو مسلسل جاری رکھ کر مضامین گوناگوں سے ناظرین کو اپنے عالمانہ خیالات سے مسرور و محظوظ فرماتے رہیں گے (نائب مدیر)

مومنین کی مثال | ضرب اللہ مثلًا للذین اٰمنوا امرأت فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظٰلمین۔ مومنین کے ایک حصہ کی مثال ایسی ہے جیسے فرعون کی بیوی کہ وہ ایک ظالم شخص کے ماتحت تھی۔ احکام الٰہی کے بجا لانے میں اس کو بہت مشکلات پیش آتی تھیں۔ جس سے تنگ آ کر وہ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتی کہ الٰہی اس ظالم کے پنجے سے مجھے رہائی دے۔ تا آزادی سے تیری اور تیرے رسول کی اطاعت کر سکوں اور تیری جنت کی وارث بنوں۔ اسی طرح آنحضرت صلعم پر ایمان لانے والوں کا بھی ایک حصہ ایسا ہے جن کو ظالموں کی ماتحتی میں خدا اور خدا کے رسول کے احکام کی بجا آوری میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور ان کو بڑے بڑے دکھ دیئے جاتے ہیں جس سے تنگ آ کر وہ بھی فرعون کی بیوی کی طرح ان کے پنجے سے رہائی پانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں۔ چنانچہ ان مومنین کا ذکر خدا تعالیٰ نے پانچویں پارہ میں یوں فرمایا ہے۔ وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھٰذہ القریۃ الظالم اھلھا واجعلنا من لدنک ولیا واجعلنا من لدنک نصیرًا اور یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ سے ہجرت نہیں کر سکے تھے اور مشرکین مکہ نے ان کو سخت تکلیف میں ڈال رکھا تھا۔ چنانچہ عمار بن یاسر کے والدین کی والدہ کی جس ظالمانہ طریق سے جان لی کسی اہل علم پر مخفی نہیں۔ ان کی والدہ کو پیشاب گاہ میں نیزہ مار کر قتل کیا۔ اور ان کے والد کو دو اونٹوں سے باندھ کر چیر دیا۔ غرض فرعون کی بیوی کی مثال بیان کر کے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جس طرح فرعون کو ہلاک کر کے اس ظالم کے پنجہ سے اس کی بیوی کو ہم نے نجات دی تھی اسی طرح ہم ان مشرکین مکہ کو ہلاک و برباد کر کے ان ظالموں کے پنجہ سے ان مظلوموں کو چھوڑا دینگے۔

مومنین کے دوسرے حصہ کی مثال | ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا کہ آنحضرت پر ایمان لانے والے مومنین کے دوسرے حصہ کی مثال ایسی ہے جیسے مریم کہ حضرت زکریا نبی اللہ کی کفالت میں نیکی کا کوئی موقعہ اُنھوں نے ہاتھ سے نہیں دیا۔ مگر باوجود اس پاکیزگی کے پھر بھی طرح طرح کے اس پر الزام لگائے گئے۔ اور اپنی ہی قوم نے لگائے۔ قوم نے ان سے یہ سلوک کیا۔ مگر خدا تعالیٰ جو اعلم بمن اتقٰی ہے اس نے اس پر حسب وعدہ ان اللہ اصطفٰک وطھرک واصطفٰک علٰی نساء العٰلمین یہ فضل کیا کہ اس کو برگزیدہ کیا اور اس کی پاکیزگی کو دنیا پر ثابت کر دیا۔ اس کے علاوہ اس میں نفخ روح کیا جس کے نتیجہ میں اس کے ہاں ابن مریم عیسیٰ نبی اللہ پیدا ہوا۔

اسی طرح مومنین کا ایک حصہ بھی نبی اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت میں ہے۔ اور کوئی موقعہ نیکی کا وہ اپنے ہاتھ سے نہیں دیتا۔ بلکہ سب کچھ چھوڑ کر اُنھوں نے اپنا وجود خدا تعالیٰ کی نذر کر دیا۔ اور مریم کی طرح اللہ اور رسول کی اطاعت کا بیڑا اُنھوں نے اُٹھا لیا۔ لیکن باوجود اس تقوےٰ اور طہارت کے پھر بھی ان پر اپنی ہی قوم کی طرف سے طرح طرح کے الزام لگائے جائیں گے۔ مگر خدا ان کو برگزیدہ اور دنیا میں

ایک پاک جماعت ثابت کردے گا۔ چنانچہ حضرت عائشہ اور خلفاء اور دیگر صحابہ ؓ پر ایک برگزیدہ جماعت ثابت کردیا۔ کیوں نہ کرتا حقًا علینا نصر المؤمنین۔ لیکن مریم میں تو نفخ روح سے ابن مریم نبی اللہ بھی پیدا ہوئے تھے۔ سوال ہوتا تھا کہ کیا ان سب مؤمنین میں بھی جو حضرت مریم کے مثیل ہیں نفخ روح ہوگا۔ تا وہ مریم سے ابن مریم کے مثیل بنیں۔ یا ان کے ہاں مثیل ابن مریم پیدا ہوں تو خدا تعالیٰ اس کا جواب اس مثال میں یوں دیتا ہے فنفخنا فیہ من روحنا کہ سب میں نفخ روح نہیں ہوگا بلکہ ایک مثیل مریم میں نفخ روح کیا جائیگا۔ جس سے وہ مثیل مریم سے مثیل ابن مریم نبی اللہ ہوجائیگا۔ مریم سے تو بہت سارے مؤمنین کو تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ ضرب اللہ مثلًا للذین امنوا فرمایا ہے۔ لیکن نفخ روح کے وقت ضمیر واحد مذکر رکھ دی تا معلوم ہو کہ ابن مریم صرف ایک ہی ہوگا۔

ایک ابن مریم کی پیشگوئی میں حکمت

چونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کو موسیٰ کا مثیل قرار دیاہے (اگرچہ درجہ میں آپ موسیٰ سے بہت بڑھ کر ہیں) تو جس طرح چودھویں صدی موسوی پر ایک ابن مریم پیدا ہوا۔ علم الٰہی میں مقدر تھا کہ محمدی سلسلہ میں بھی چودھویں صدی کے سر پر ایک ہی مثیل ابن مریم کو کھڑا کیا جائے۔ تا مماثلت پوری ہو (مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر۔ مثیل عیسیٰ عیسیٰ سے بڑھ کر کیوں نہ ہو بڑوں کے خادموں کی بھی بڑی ہی شان ہوتی ہے۔ جب آپ کی اُمت کے مجددین۔ اولیاء بنی اسرائیل کے نبیوں کی شان رکھتے ہیں۔ تو آپ کی اُمت کا ایک نبی تو بلا شبہ ان سے بڑھ کر ہو سکتا ہے۔) چنداں ضرورت تو نہیں مگر محض اس لئے کہ شاید کسی کے دل میں یہ وہم گذرے کہ حضرت مریم میں جب نفخ روح ہوا تو انہی کو نبیہ کیوں نہ بنا دیا گیا جس طرح کہ مثیل مریم میں نفخ روح ہوا تو وہی نبی بنگیا۔

اس شبہ کا ازالہ یہ ہے کہ نبی کا کام اصلاح خلق ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مردوں کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے۔ قولہ تعالیٰ۔ الرجال قوامون علی النساء چونکہ عورت کا وجود طبعًا بھی اس کام کے لئے موزوں نہیں لہذا مصلحت الٰہی نے حضرت صدیقہ کو ان کی نیکی کے صلہ میں ایک فرزند ایسا عطا فرمایا کہ جو اصلاح خلق کے لئے مامور کیا گیا۔ اور چونکہ مثیل مریم مرد ہے جیسا کہ فیہ کی ضمیر سے ظاہر ہے اس لئے وہ سنۃ اللہ کے مطابق مصلح بن سکتا تھا۔ مگر حضرت صدیقہ کا نبیہ بنایا جانا۔ سنۃ اللہ کے خلاف اور عقلًا بھی نامناسب تھا۔ اس لئے ان کو فرزند بنی دیا گیا۔ اور اگر کوئی کہے کہ اس طرح تو پھر حضرت مریم کی حق تلفی کی گئی اور ایک نامناسب امر سے بچنے کیلئے دوسرا نامناسب کام کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ انکی حق تلفی نہیں کیونکہ دنیا میں کوئی وجود ایسا نہیں جو یہ چاہتا ہو کہ دوسرا کوئی کسی کمال میں اس سے بڑھ جائے ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میں ہی سب سے بڑھ کر رہوں۔ ہاں والدین کا وجود ایسا وجود ہے کہ جو دل سے یہ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد ان سے بڑھ کر ہو۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کے بیٹے کو نبی بنا کر ان کی طبعی خواہش کو پورا کردیا اور اسے حکم دیا کہ اپنی والدہ کی خدمت میں کوتاہی مت کرنا۔ جس کا خادم بادشاہ ہو اس کی پھر کیسی شان ہوتی ہے۔ اس طریق سے خدا تعالیٰ نے اپنے قانون الرجال قوامون کو بھی محفوظ رکھا۔ حضرت مریم کی کوئی حق تلفی بھی نہیں کی۔ بلکہ ان کو فرزند نبی عطا کرکے ان کی طبعی خواہش کو پورا کر دیا۔ یہ ہے ذکر ابن مریم کا جس سے مشرکین کو غلط فہمی ہوئی۔ چونکہ بت پرستوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہم کچھ منتر پڑھتے ہیں جن کی وجہ سے خدا ان بتوں میں حلول کر آتا ہے جب مثیل مریم کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس میں بھی نفخ روح کیا جائیگا تو انھوں نے یہ سمجھا کہ اب تو مسلمان بھی حلول کے مسئلہ کے قائل ہوگئے۔ اور انھوں نے یہ مطلب اخذ کیا کہ جو روح حضرت مریم میں ڈالی گئی تھی جس کا نتیجہ حضرت عیسیٰ تھے وہی روح دوبارہ کسی مثیل مریم میں ڈالی جائیگی اور پھر وہ عیسیٰ بن جائیگا۔ اسی بنا پر انھوں نے کہا ءالھتنا خیر ام ھو کہ ہمارے معبود جو ہیں ان میں تو خدا حلول کرتا ہے۔ اور تم جس مثیل مریم کے منتظر ہو اس میں عیسیٰ حلول کریگا جو تمہارے خیال کے مطابق ایک انسان ہے پس جس چیز میں خدا حلول کرے وہ بہتر ہوئی یا وہ جس میں انسان حلول کریگا

خدا تعالیٰ نے ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ تو ولما ضرب ابن مریم مثلًا میں مثلًا کے لفظ سے ہی کردیا جس کا مطلب یہ ہے کہ آنے والا اصل کی خو بو پر آئیگا۔ یعنی مسیح اسرائیلی کے واقعات زندگی سے ہونیوالے مثیل مسیح کے واقعات کو خاص مناسبت ہوگی۔ نہ کہ وہ پہلا مسیح اُمت محمدیہ کے مثیل مریم میں حلول کرے گا۔ اور ان کے معبودوں کی بھی جو حیثیت ہے جن کو وہ ابن مریم پر افضل قرار دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے متفرق جگہ پر بیان کردی ہے کہ اگر ان میں الوہیت کا کچھ مادہ ہوتا تو ان میں نفع نقصان پہنچانے کی طاقت بھی ہوتی لیکن وہ تو لا ینفعکم شیئًا ولا یضرکم۔ بلکہ ولا انفسھم ینصرون وہ تو اپنی ہی مدد کے لئے تمہارے محتاج ہیں۔ بھلا ایسا بھی کوئی معبود ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کی اس کچی بات کو ترک کردیا۔ اور جس ابن مریم کی انھوں نے تحقیر کی اس کی عظمت بیان کرنے کے لئے آگے اس کا ذکر شروع کردیا۔ فرمایا ان ھو الا عبد انعمنا علیہ وجعلنہ مثلًا لبنی اسرائیل۔ اس میں تو شک نہیں کہ وہ ایک بندہ ہے۔ مگر ہم اس پر انعام کریں گے۔ بغیر کسی تخصیص کے یہاں پر مطلق انعام کا لفظ رکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ منعم علیہ گروہ کے جتنے مدارج ہیں وہ سب طے کرے گا۔ یعنی نبوت کا درجہ پائیگا اس کے علاوہ ہم اس کو بنی اسرائیل کے لئے نمونہ بنائیں گے۔ بنی اسرائیل کے دو گروہ ہیں۔ عیسائی اور یہودی عیسائیوں کا عقیدہ مسیح ناصری کے متعلق یہ ہے کہ وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے مثیل کو مبعوث فرما کر یہ بتائیگا کہ تم مسیح ناصری کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینے میں غلطی پر ہو یہ دیکھو اس کا مثیل ہے مگر نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا جس طرح یہ انسان ہے وہ بھی انسان ہی تھا۔ ہاں جس طرح اِس کو خدا تعالیٰ نے نبوت کا درجہ بخشا ہے اسیطرح وہ بھی نبی اللہ اور خدا تعالیٰ کا مقرب تھا۔

یہود کا عقیدہ حضرت مسیح کے متعلق یہ ہے کہ انہوں نے مسیح کو صلیب پر مار دیا جس کی وجہ سے وہ نعوذ باللہ لعنتی موت مرا یا اس کو قتل کر دیا جس کی وجہ سے وہ جھوٹا نبی ثابت ہوا۔ تو اس مثیل مسیح کو اس طرح ان کے

واسطے نمونہ بنایا کر دیکھو باوجودیکہ اس کے دشمنوں کی کوئی حد ہی نہیں۔ عیسائی ہیں تو وہ دشمن۔ آریہ ہیں تو وہ جان کے لاگو۔ مسلمان ہیں تو وہ خون کے پیاسے۔ گاؤں کے لوگ ہیں تو وہ مخالف۔ اپنے رشتہ دار ہیں تو وہ اسی فکر میں کہ کسی طرح ان کی اور ان کے سلسلے کی بیخ کنی ہو۔ پھر کوئی پہرہ دار نہیں کوئی پولیس نہیں۔ گارد نہیں۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ کہتا ہے واللّٰہ یعصمک ولولم یعصمک الناس کہ خداتعالے نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میں خود تیری حفاظت کرونگا۔

جب آریوں نے یہ شائع کیا کہ مرزا صاحب نے منصوبہ کر کے لیکھرام کو مروا ڈالا ہے تو آپ نے جواباً علی الاعلان شائع کیا کہ دیکھو میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ اگر یہ میرا منصوبہ تھا خداتعالیٰ کا دخل اس میں نہیں تھا اور پھر میں اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گیا تو تم بھی کوئی منصوبہ کر کے مجھے قتل کرا دیکھو مگر خداتعالیٰ تمھیں ناکام رکھیگا کیونکہ اس نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر میں قتل کیا جاؤں تو میں جھوٹا۔ یہودیوں کو بتایا کہ جس طرح مثیل مسیح کے مخالف اس کے قتل کرنے میں ناکام رہے (باوجودیکہ انھوں نے ناخنوں تک زور لگایا۔ خداتعالیٰ نے ہر طرح سے آپکی حفاظت فرمائی۔ ملانوں کا سکھایا ہوا ایک راجپوت قادیان میں مرزا صاحب کو قتل کرنے کے واسطے آیا جب آپکا نورانی چہرہ دیکھا ایسا متاثر ہوا کہ کھڑے ہو کر مولویوں کی شرارت سے اطلاع دی۔ اور اپنی غلطی کی معافی چاہی اور بیعت کر کے باایمان رخصت ہوا) اسیطرح اصل مسیح کے قتل کرنے میں تم بھی ناکام رہے۔ جس طرح اس کی خدا نے حفاظت کی اسی طرح اس کی بھی حفاظت کی تو اس طرح عیسائی اور یہودی دونوں گروہوں کے لئے اس مثیل مسیح کو نمونہ بنایا۔

پھر فرماتا ہے ولو نشاء لجعلنا منکم ملٰئکۃ فی الارض یخلفون کہ مثیل مریم تو خوبیوں والا شخص ہوگا جس کو ہم ترقی دیں گے اور نبوۃ کا مرتبہ بخشینگے۔ تم جو بڑے شریر ہو کہ دونوں جہانوں کے سردار حضرت محمد رسول اللہ کا مقابلہ کر رہے ہو۔ اور رات دن اسی کوشش میں ہو کہ کسی طرح اس کو نقصان پہنچاؤ۔ ہم چاہیں تو تم کو بھی ملائکہ بنا دیں۔ جو شب و روز اطاعت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ چنانچہ اہل مکہ کو خداتعالیٰ نے اسلام لانے کی توفیق دی۔ اگر پہلے ان کے اوقات خدا اور رسول کی مخالفت میں صرف ہوتے تھے تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری میں بسر ہونے لگے۔ حتیٰ کہ انھوں نے خدا کی راہ میں اپنے خون بہا دیے۔ جانیں قربان کر دیں رضی اللہ عنھم۔ پھر فرماتا ہے۔ وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون کہ وہ مثیل ابن مریم علاوہ اس کے کہ اس کو نبوۃ کا مرتبہ دیا جائیگا اور بنی اسرائیل کے لئے اس کو نمونہ بنایا جائیگا اس کا آنا سر الساعۃ کا علم ہے۔ جب وہ آ جائے تو سمجھو کہ الساعۃ اب قریب آ گئی۔ الساعۃ کے معنی ہیں بڑی تباہی۔ جنگ میں بھی چونکہ بڑی تباہی ہوتی ہے اس لئے جنگ پر بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ جنگ احد کے متعلق خداتعالیٰ نے فی الساعۃ العسرۃ اور جنگ بدر کی پیشگوئی جہاں فرمائی ہے وہاں بھی بل الساعۃ موعدھم "الساعۃ" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ تو اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ مثیل ابن مریم کا آنا مجسم دلیل ہے اس بات کی کہ کوئی عظیم الشان جنگ ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق دوسری جگہ خداتعالیٰ یوں شرح کر کے بیان فرماتا ہے ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ کان ذالک فی الکتاب مسطورا کہ قیامت سے پہلے پہلے ایسا وقت آنے والا ہے کہ کوئی بستی ایسی نہ ہوگی جس کو ہم ہلاک نہ کریں اگر ہلاک نہ کیا تو پھر سخت سے سخت عذاب اسپر نازل کریں گے۔ اور ایسا ہونا ضروری اور یقینی ہے۔ موجودہ عظیم الشان جنگ سے کوئی شخص بے خبر نہیں۔ بچہ بچہ جانتا ہے۔ ایک طرف جنگ انسانوں کا صفایا کر رہی ہے تو دوسری طرف طاعون زلزلے قحط سالی وغیرہ وغیرہ عذاب الٰہی نازل ہو رہے ہیں۔ فلا تمترن بھا واتبعون۔ یہ واقعہ ہے۔ ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ جس طرح کہ ہماری دوسری پیشگوئیاں پوری ہوتی تم نے اپنی آنکھوں دیکھی ہیں۔ پس اس کی صحت اور درستی میں بھی تم کو شک نہیں کرنا چاہئے۔ آگے فرماتا ہے۔

ولما جاء عیسیٰ بالبینت قال قد جئتکم بالحکمۃ ولابین لکم بعض الذی تختلفون فیہ

کہ جب وہ عیسیٰ آئیگا کھلے نشانات لے کر اور کہیگا کہ میں مضبوط اور محکم دلائل لایا ہوں۔ تاکہ تمہارے اختلافات کو دور کروں۔

قرآن کریم کا یہ طرز رکھا گیا ہے کہ عموماً پیشگوئیوں کو ماضی کے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے جس سے اس عالم الغیب خدا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا ہونا ایسا یقینی ہے کہ گویا وہ پیشگوئی پوری ہو چکی۔ چنانچہ گیارہویں پارہ میں آتا ہے کہ واسروا الندامۃ لما راؤا العذاب عذاب کی پیشگوئی بیان فرما کر ان کی اس وقت کی حالت کا اظہار جو مستقبل میں ہونی ہے ماضی کے الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ یقیناً ان پر عذاب آئیگا اور ندامت کو چھپائیں گے۔

چونکہ یہاں پر بھی مثیل ابن مریم کا ذکر ہو رہا ہے اب اس کی آمد اور اس کے زمانہ کو ماضی کے الفاظ میں بیان فرمایا کہ یقیناً وہ آئیگا۔ اور جب کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آئیگا تو اس کا دعوی یہ ہوگا کہ میں بڑی محکم دلائل لایا ہوں۔ (جن کو کوئی نہیں توڑ سکتا باوجودیکہ بڑے بڑے انعامات بھی مقرر کئے گئے۔ مگر کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب کا دلائل کا مقابلہ کرتا۔ اور غالب آ کر ہزار ہا روپیہ کی تعداد میں انعامات پاتا۔ اس طرح پر آنحضرت کی پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ مسیح مال لٹائیگا۔ لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا۔) تاکہ تمہارے اختلافات کو دور کروں۔ آنحضرت صلعم نے اس مسیح کے متعلق حکم۔ عدل کے الفاظ اپنی لسان عرفان بیان سے اس لئے ادا فرمائے کہ خداتعالے نے قرآن کریم میں اس کو حکم ٹھیرایا ہے۔ اور پیشگوئیوں میں بھی جو کہیں آپنے ابن مریم اور کہیں عیسی نبی اللہ فرمایا تو وہ بھی اسی لئے کہ خدا نے اس کا نام ابن مریم اور عیسی نبی اللہ رکھا ہے۔ قرآن کریم کے متعلق یہ آنحضرت کا طریق ادب تھا کہ انہی اسمار کو اختیار کیا جو خداتعالیٰ نے بیان فرمائے ہاں امّکم منکم اور امامکم منکم فرما کر یہ بتلا دیا کہ کہیں یہ دھوکہ نہ کھانا کہ مسیح ناصری آئیگا۔ بلکہ وہ تمہیں میں سے تمہارا پیشوا ہوگا۔

جب مسیح اپنے دعوے کا اظہار کر چکے گا تو پھر کیا حال ہوگا فاختلف الاحزاب من بینھم فویل للذین

ظلموا من عذاب یوم الیم تو بڑے بڑے گروہ اختلاف کریں گے۔ اور مذہبی جنگ شروع ہو جائیگی لیکن ظالم انجام کار دکھ پائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے بڑا ظالم اُس شخص کو قرار دیا ہے جو نبی کا انکار کرے تو فرمایا کہ پھر اس وقت جو اس مسیح کو نہیں مانیگا اس کا انجام دکھ اور درد ہوگا۔ چونکہ مخاطب مشرکین ہیں اس لئے اب اُن کے متعلق پیشگوئی فرماتا ہے۔ ھل ینظرون الا الساعۃ ان تاتیھم بغتۃ وھم لا یشعرون کہ یہ لوگ بھی اب کسی بڑی تباہی کے منتظر ہیں اس لئے جو مخالفت کرتے ہیں اور مانتے نہیں وہ تباہی اچانک اُن پر آئیگی جس کا ان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔ الاخلاء یومئذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین اس وقت بڑے بڑے دوست آپس میں دشمن ہو جائیں گے۔ مگر مومنین کی محبت اور الفت قائم رہیگی۔ چنانچہ جنگ بدر میں ان کے عمائدین پر جو تباہی آئی کیا وہ تباہی وہم میں بھی آسکتی تھی۔ غور تو کرو کس طمطراق کس شان وشوکت کس دھوم دھام سے مسلمانوں پر چڑھ دوڑے تھے۔ اور کس ندامت اور حسرت سے ان کو واپس ہونا پڑا۔ جنگ احزاب میں اس طرح بھاگے کہ کسی کو بھی یہ خیال نہ آیا کہ ہم اپنے دوستوں اور تعلق داروں کو کیوں چھوڑے جاتے ہیں ہر ایک ایسا چپکے چپکے دبے پاؤں بھاگتا کہ دوسروں کو خبر تک نہ ہونے دیتا۔ یہ میں نے حکیم صاحب کے استفسار پر ان کو اس رکوع کا مطلب بتایا۔ جسے مختصراً میں نے یہاں قلمبند کر دیا جس پر انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ رکوع تو واقعہ میں قابل غور ہے۔

تصحیح نمبر ۲۲ ۔ صہ ۳ کالم ۲ ۔ سطر ۲۹ ۔ تعبدوا غلط تعبدوا صحیح ۔ و صہ ۳ کالم ۲ سطر ۳۱ النسکیہ غلط اور النسیکہ صحیح۔

اعلان نکاح مسماۃ خاتون بنت محمد علی خاں صاحب شاہجہانپوری کا نکاح ۱۰۔ اگست کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۰۔ اگست ۱۹۱۷ء کو بابو عبدالکریم صاحب کلرک سے پڑھایا تھا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے با برکت کرے۔

بدظنی ایمان کی جڑ کاٹنے والی ہے

مضامین لکھنے کی فراغت بھی نہیں ملتی اور ایک مدت سے چھوڑ بھی دیتے۔ کہ کچھ مفید نہیں ہوتے۔ جن بہنوں کی خیر خواہی کے لئے لکھتی ہوں وہ ناحق اپنی کم فہمی کی وجہ سے ناراض ہوتی ہیں۔ کہ یہ ہماری اصلاحیں اخبارات میں کرنی کچھ ٹھیک نہیں تاہم بعض مرض ناقابل علاج دیکھ کر مجبوراً کچھ زبان قلم سے نکل جاتا ہے۔ ان امراض میں سے بدظنی بھی ایک سخت تکلیف دہ مرض ہے۔ اور قرآن حمید میں اس بدظنی بدبخت کے لئے تاکید آئی ہے کہ مت بدظنی کرو۔ ہر ایک بڑا گناہ بدظنی سے شروع ہوتا ہے۔ ہم عورتوں کے کچھ خمیر میں ہی اس مرض کے جراثیم داخل ہیں اور کسی طرح گھٹنے میں نہیں آتے کسی انگریز فلاسفر نے غالباً لکھا تھا کہ عورتیں قدرتاً فصیح پیدا ہوئی ہیں۔ مگر کاش اپنی فصاحت بیہودہ باتوں اور گلوں شکووں میں نہ ختم کیا کریں۔ آپس میں بیٹھیں تو چاہئے کہ کوئی مفید بات کریں۔ مگر برعکس ہمارا شبانہ روز کا مشاہدہ ہے کہ جب تک ایک دو بیگناہوں پر الزام نہ دے لیںگی ہماری آپس کی ملاقات ہی بیہودہ جاویگی ہمارے استاذی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے بارہا اپنے بےنظیر درس قرآن میں فرمایا کہ میں خاص کر کے عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ قرآن کریم کے اس حکم پر توجہ کریں۔ اور عمل کر کے دکھا دیں کہ اول تو اپنے خاوند کی ناشکر گذار نہ ہوں۔ دوسرے اگر آپس میں ملاقات ہو تو کسی پر محض بدظنی کر کے تہمت افترا و بہتان ہرگز نہ تراشیں اس سے ایمان جاتا ہے۔ ہر ایک بڑا گناہ بدظنی سے شروع ہوتا ہے پہلے ذرا سا وہم پھر بڑھ کر طومار گناہ بنجاتا ہے۔ دیکھو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھنے والوں نے پہلے ذرا سی بات سے اتنی بڑی تہمت بنا گھڑی کہ سوائے خداوند کریم کی ذات کریم ورحیم کے کوئی بھی اس کی تردید نہ کرسکا مگر وہ تو دو جہان کے سرور صلعم کی بی بی کا معاملہ تھا خدا جانے کتنے بیگناہ عام لوگوں پر اسی طرح محض اپنی طبعی خباثت کی بنا پر کئی طرح نت نئی تہمتیں لگاتی رہتی ہیں۔ مگر ہر ایک شخص نبی نہیں نہ ہر عورت نبی کی بی بی کہ الہام کے ذریعہ اس کی بریت ظاہر ہو۔ حدیث میں سب سے پہلے حکم فرمایا گیا الاعمال بالنیات۔ سو جبکہ ہر شخص کی نیت کا علم کسی دوسرے کو نہیں تو پھر برخلاف ارشاد آنحضور صلعم کے کہ "مومن وہ ہے کہ جو کسی اپنے مومن بھائی کو تکلیف نہ دے۔ زبان سے یا ہاتھ سے یا اشارے سے بھی" یہ کیوں کیا جاتا ہے کہ ہر ممکن طریقے سے دوسرے کو رنج اور دکھ پہنچ جاوے۔ اور خاص کر ہماری بہنوں کی زبان تو ایسی بے لگام ہے کہ نہ تو سوچا جاتا ہے کہ اس بات کا انجام کیا ہوگا۔ ذرا سوچ کر بات کروں۔ نہ سوچا جاتا ہے کہ زبان پکڑ دیتی ہے۔ اگر زبان قابو میں نہیں تو ایمان بھی قابو میں نہیں۔ میری ناچیز سمجھ میں تو آتا ہے کہ جس قدر عورتوں کی زبان بدلگام ہے۔ مردوں کی شاید نہ ہو۔ مرد کہیں بیٹھینگے کوئی علمی بات کریں گے یا کسی ملکی ومعاشرتی یا کسی اور مفید امر پر گفتگو کریں گے مگر ہماری بہنیں ہیں برقعہ سر پر اوڑھا۔ اول تو کہا کہ بھئی پیٹ بھرا ہوا ہے۔ کہیں یہ دل کا بخار نکلے تو پیٹ ہلکا ہو مرگئی ہوں میں تو اندر بیٹھے۔ اچھا کسی کے ہاں گئیں۔ پہلے تو دو چار کسی پر پھبتیاں تبرے کہے۔ پھر کان میں لگی کانا پھوسی ہونے۔ بہن میرا نام نہ لینا فلانی کی نسبت میں نے ایک بہن سے سنا ہے۔ مگر اس نے قسم دلائی تھی کہ یہ میرا نام نہ نکلے۔ ذرا سی بات ہوتی۔ ساتھ کچھ مبالغہ۔ معاً اس کے جانے کے بعد ہی وہ بہن کسی اپنی سہیلی سے ملی تو اسے آہستہ کہ دیوار ہم گوش دارد کہ بہن مجھے تم سے بہت محبت ہے۔ اس لئے بتاتی ہوں کہ آج فلاں بہن نے یہ بات کی (ساتھ تھوڑا سا مبالغہ بھی کر دیا) مگر میرا نام نہ لینا۔ بہن میرا خاوند سنے تو چونٹا مونڈھے اسی طرح تیسری نے کہا کہ جب تک میں چوتھی کو نہ سنا لوں روٹی ہضم نہیں ہوگی۔ مگر ساتھ ساتھ اور بھی مبالغہ کرتی گئیں۔ انا للہ بچاری بدظنیوں کا نشانہ بیگناہ ناحق ان میل ملاقاتوں اور لطف آمیز گفتگوؤں میں بدنام کی گئی۔ زبان کے چٹخارے لینے والیوں کا کیا گیا؟ (ایمان) سو اس کی بھی چونکہ غالباً ان کو ضرورت نہیں ہوتی تبھی تو یہ ایمان کھونے والی باتیں کرتی ہیں۔ غرضیکہ میں تو بمنت التجا اپنی بہنوں سے اور احمدی بہنوں سے بھی کرتی ہوں کہ ایسی باتیں چھوڑ دو مسیح موعود علیہ السلام جس کی تم مرید اور جماعت میں سے کہلاتی ہو۔ وہ تو تمہارے ایمان خالص کرنے اور حقیقی اسلام کی پاکیزگی تم میں پیدا کرنے آیا اور اپنی پاک سلک میں تمکو پرونے آیا سارے جہان کے دنیادار لوگوں نے

تمکو علیحدہ کردیا۔ تمہارے جنازے۔ نکاح تک میں دخل دینے کو کفر سمجھا۔ پھر تم اپنے خدا تعالےٰ اپنے رہنما رسول اکرم صلعم کی امت میں کا اور اپنے ہادی سیدنا مسیح موعود کی جماعت میں ہو نیکا تو تعلق نہ توڑو اور حقیقی تعلیم پر عمل کرکے ضائع نہ کرو۔ خدا تعالےٰ سمجھ دے ✤

عاجزہ سکینۃ النساء از قادیان

اہلحدیث کی کم عقلی

جو شخص سطحی خیالات کا ہو اور موٹی عقل رکھتا ہو۔ اور دینداری کا مدعی بھی اسے علی العموم وہابی کہتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت چونکہ ان کے بھائی علی الخصوص غزنوی کہتے رہتے ہیں کہ وہ اہل حدیث نہیں اسلئے باوجود مولوی فاضل اور ذہین ہونے کے آپ کو لانفقہ کثیر مما تقول کہنے کا شوق ہوا ہے زار کی پیشگوئی پر ایک اعتراض تھا جسکا جواب دیا آپ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھا۔ اور پھر اپنا سوال دہرایا۔ گویا کسی نے کچھ کہا ہی نہیں۔ حالانکہ ان کو بتا دیا گیا ہے۔ کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کی نظم میں جس زلزلہ کی نسبت پیشگوئی ہے اسکے پورا ہونیکا ذکر ۲ مارچ کے اشتہار میں نہیں۔ بلکہ اسمیں تو یہ لکھا ہے کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے۔ وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے۔ ہاں ایک الہام جو حضرت کو ہوا ع پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اسکی نسبت آپکو خیال آیا کہ اسمیں اسی زلزلہ نمونہ قیامت کا وقت بتایا گیا ہے مگر خدا کی وحی (زلزلہ آنے کو ہے) نے بتا دیا کہ پھر بہار آئی کا الہام جدا تھا جو ۲۸ فروری کے زلزلہ سے پورا ہوا۔ اور جس کی خبر الوصیۃ میں دی گئی تھی۔ (الحکم)

ضرورت عقد ثانی

ایک احمدی جس کی زوجہ اولیٰ موجود ہے اسکے چھ بچے ہیں معقول ملازمت سرکاری رکھتا ہے بوجہ ضرورت شرعی و قیام تقویٰ عقد ثانی کا خواستگار ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ لڑکی باکرہ ہو۔ اگر بیوہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں ہے۔ ہاں تیس برس سے زیادہ عمر کی نہ ہو اور کوئی اولاد نہ رکھتی ہو۔ احمدی ہو۔ زوجہ اولیٰ احمدی ہے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں داخل ہے خط و کتابت بذریعہ الحکم کی جاوے۔ (احمدی)

خواجہ کمال الدین کا مذہب

اس نام کا ایک ٹریکٹ انجمن حامی اسلام لاہور کی طرف سے شائع ہو کر ہمارے پاس پہنچا ہے جسے ہم سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ اسے اپنی ردی کی ٹوکری میں ڈالیں کیونکہ اسمیں پاکوں کے سردار حضرت احمد مختار ہمارے آقا مسیح نامدار کی نسبت خواجہ کمال الدین صاحب کی آڑ میں سخت بدزبانی سے کام لیکر لکھنے والے نے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے اس سے پہلے اسی انجمن کا ایک ٹریکٹ تھا جسمیں مولوی محمد علی صاحب کو بہت کچھ سخت کہا گیا تھا اور اسی ضمن میں مسیح موعود کی تکذیب بھی تھی۔ جس پر ہمارے اولوالعزم خلیفہ برحق نے لکھا تھا کہ ہم ایسے بے غیرت نہیں۔ جو صرف یہ دیکھکر کہ ہمارے کسی معاند و مخالف کو برا کہا گیا ہے مسیح موعود کے حق میں بے ادبی ٹھنڈے دل سے پڑھیں۔ سو اسی طرح میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگرچہ مدیر پیغام نے پچھلے دنوں لکھدیا تھا کہ تم (مبایعین) سے غیر احمدی زیادہ کامل اور اعلیٰ درجہ کے مسلمان (پیغام نمبر ۱ جلد ۵) اور زیادہ ہدایت پر ہیں اور اس طرح پر اپنی بے غیرتی کا ثبوت دیا تھا۔ لیکن ہم خدا کے فضل سے ایک غیور قوم ہیں۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ تم مکذبین و مکفرین سے ہم خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کو ہزار درجہ اچھا سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے خدا کے مسیح کو قبول کیا اور ایک وقت اسکی خدمت کی گو اب بنیادی لغزشوں میں پڑ گئے مگر تاہم وہ آنجناب کو راستباز ماننے کے مدعی ہیں۔ پس گو وہ اپنی ذات میں اب ہمارے نزدیک گمراہی کی طرف جا رہے ہیں مگر بہرحال مکذبین و مکفرین و منکرین مسیح موعود سے اچھے اور اہدیٰ ہیں ہم وہ نہیں جو یقولون للذین کفروا ھٰؤلاء اھدیٰ من الذین اٰمنوا سبیلاً کے مصداق ہو کر اولٰئک الذین لعنہم اللّٰہ بنیں ہم تو حق کہیںگے اسلئے ساتھ یہ بھی کہدیتے ہیں کچھ حرج نہیں کہ اس ٹریکٹ کے راقم نے خواجہ کمال الدین کو انکی سابقہ تحریرات کے اقتباس پیش کرکے (جسمیں اسنے نہایت وضاحت سے حضرت مرزا صاحب کو رسول اور نبی اور مصلح اور مجتبیٰ تسلیم کیا ہے) خوب شرمندہ کیا ہے مگر خواجہ صاحب اپنی سنہری اور پہلی اغراض میں ایسے منہمک ہیں کہ امید نہیں کہ وہ پھر اس طرف توجہ کریں۔ (الحکم)

النظیر

در نجف

اس نام کا ایک شیعوں کا اخبار لاہور سے نکلا ہے جس کا روئے سخن زیادہ تر اہلحدیث کی طرف ہے۔ یہ اخبار علامہ ہردی کے زیر اثر ہے جن کی تحریریں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حائری صاحب کے مقابلہ میں زیادہ معقول پسند اور تہذیب سے گفتگو کرنے والے ہیں خدا کرے وہ اس طرز پر قائم رہیں ہمیں افسوس ہے کہ حائری صاحب نے اپنے گرد و پیش ایسے لوگ جمع کر لئے ہیں جو ان کو بھی بدنام کرتے ہیں جب تک صحفوں میں اپنے مخاطب کو مغلظات نہ سنا لیں انہیں غالباً چین نہیں آتا۔ اگر کسی کو شک ہو۔ تو وہ ذوالفقار کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھ لے علمی بات دقیقہ رسی بھی نہ ہوگی باقی سب گالیاں۔ خود حائری صاحب بھی اس صحبت سے متاثر ہوکر بعض باتیں ایسی لکھدیتے ہیں جو ان کی شان ثقاہت کے منافی ہیں پچھلے دنوں فلسفہ نبوت پر بحث نامعقول کرتے کرتے حضرت حجۃ اللہ علی الارض امام مہدی کے بارے میں لکھدیا کہ چند شہدوں کی تصدیق سے نبی نہیں بن سکتا خیال فرمائیے کیا یہ تقاضائے شرافت ہے جو مولانا نورالدین ایسے علامہ دہر و دیگر بزرگان ملت (جنہیں خدا کے فضل سے ایسے ایسے متقی اور عالم موجود ہیں کہ حائری صاحب کو برسوں سبق پڑھا سکتے ہیں) کو نعوذ باللہ شہدے لکھا جائے۔ اگر حائری صاحب کو دعویٰ علم و قرآن دانی ہے تو وہ مولوی غلام رسول صاحب کے مقابل میں کہ لاہور ہی میں موجود ہیں پہلو بہ پہلو بیٹھ کر عربی میں کسی آیت قرآنی کی تفسیر لکھ لیں پھر جو مقرر کردہ حکم فیصلہ کریں یا بٹالہ کے چیلنج کا جواب دیں یہ دشنام دہی اور دل آزاری اور بدروزی کو بڑائی اور ریکی لکھنا مو چیدر وارہ میں شاید پسندیدہ ہو علماء کی نظر میں خوش آئند نہیں۔ (الحکم)

ہاتھی دانت کا کارخانہ

اگر احباب کو ہاتھی دانت کی بنی ہوئی چیزوں کا شوق ہوتا ہے ان کے فائدہ کے لئے یہ شائع کیا جاتا ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں ایک احمدی دوست احمد یار کا کارخانہ ہے جسمیں قمیصوں کے خوشنما بٹن جن پر اردو انگریزی ہندی میں نام بھی لکھا جاتا ہے سرمہ دانی۔ انگشتری رنگین جالیدار وغیرہ تیار ہوتی ہیں۔

ہنگامہ یورپ

محاذ فرانس و بلجیم

انگریزی دمدموں سے جرمن خارج

لنڈن ۱۳ ستمبر - سر ڈگلس ہیگ کی سرکاری اطلاع آج شب کو مظہر ہے کہ ایک گھنٹہ کی گولہ باری کے بعد غنیم کے چھاپہ مار یونائے ہائے بلیکور کے مشرق والے دمدموں میں داخل ہوئے ہمنے ان کو تیز لڑائی کے بعد مار بھگایا اور وہ اپنی متعدد لاشیں دمدموں میں متعدد قیدی ہمارے ہاتھ میں چھوڑ گئے ہمنے جوالمئی اوپی میں ایک کامیاب تاخت کی غنیم نے آج علی الصباح لانگے مارش کے شمال و شمال مغرب میں ہمارے ایک میل کے محاذ پر بھاری گولہ باری کی اور معقول طاقت سے حملہ کیا ہمنے تند لڑائی کے بعد اسکو پسپا کر دیا جسمیں غنیم نے سخت نقصانات اٹھائے

لنڈن ۱۳ ستمبر - دھند اور خراب موسم کے باوجود ہمارے ہوا پیماؤں نے توپخانہ کی امداد رسانی اور تصویر کشی کا کام سرانجام دیا - اور ہوائی مستقروں گولہ بارود کے ذخیرہ خانوں اور ریلوے سٹیشنوں پر شب و روز بم پھینکے ہمنے دشمن کے تین آلات کو بے قابو کر کے نیچے دھکیل دیا ہمارے دو آلات گم ہیں۔

جنرل کارنیلاف سے کوئی مفاہمت نہیں ہو رہی ہے

لنڈن ۱۴ ستمبر - پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے کہ مسٹر سادنکاف نے امریکہ کے اسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے دوران ملاقات میں کہا کہ جنرل کارنیلاف جو اپنی فوج کی کمان کر رہے ہیں لوگا پہنچ گئے ہیں اسوقت تک کہیں پر کوئی لڑائی نہیں ہوئی - جنرل کارنیلاف کے حامیوں کا ایک حصہ زارسکو سیلو سے ۱۴ میل پرے ہے اور دوسرا گچینا میں ہے انہوں نے اس خبر کی زور شور سے تردید کی کہ جنرل کارنیلاف سے کسی قسم کی مفاہمت ہو رہی یا ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر - ایک روسی سرکاری اطلاع کیمونک صادرہ پنجشنبہ مظہر ہے کہ روسی مقدمۃ الجیش کے دستے ریگا کی طرف بڑھ رہے ہیں ساحلی علاقہ کے موضع کلیس میں داخل ہو گئے اور دریا کورو دنگے جنوب میں ملبی پر قبضہ کر لیا بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ آیا - آخذن میں روسیوں نے ترقی کی - اور جنوب کی طرف اور بڑھ گئے

چین میں تباہی انگیز سیلاب

حامیان جمہوری نے کمال سرگرمی سے اپنی فوج کو حرکت دی اور دارالسلطنت کو باغی جرنیل کے قبضہ سے نکالکر پھر جمہوری کے قیام کا اعلان کر دیا سیلاب نے صوبہ چیلی میں تیس لاکھ آدمیوں کو بے گھر کر دیا ہے اور غرق شدگان کا تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا - ہونان - ہوپیہا اور ہنان میں بھی سیلاب کی وجہ سے بڑی تباہی پھیلی ہے اور شمالی چین میں بڑے بڑے علاقے کشتیوں کے سوا ناقابل گذر ہو گئے ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

نظر بندوں کی رہائی کی خبر نہیں۔

شملہ کا ۱۳ ستمبر کا تار مظہر ہے کہ مسز اینی بیسنٹ و مسٹر محمد علی و شوکت علی اور دیگر نظر بندوں کی رہائی کے متعلق وہاں کوئی خاص اطلاع نہیں۔

ملتان میں ہیضہ - ملتان میں ہیضہ پھیلنے کی وجہ سے تمام مدرسے اور تعلیمگاہیں بند کر دی گئی ہیں۔

مہاراجہ دھولپور کا عطیہ - ہز ہائنس مہاراجہ صاحب دھولپور نے رنگروٹوں کے محکمہ کو ۸ گھوڑے اور ۲ ٹٹو عطا کئے ہیں۔

۹۰ ہزار کے عطایا - کراچی کے متمول تاجر گوبردھن داس موہتہ نے ۴۰ ہزار روپیہ نہانے کی گھاٹ کی تعمیر کے لئے اور ۵۰ ہزار روپیہ ہندی زبان کا ایک مدرسہ قائم کرنے کے لئے دیا ہے

رانی صاحب دھتیا کا انتقال

مہاراجہ صاحب دھتیا کی والدہ نے معمولی علالت کے بعد گذشتہ چہارشنبہ کو ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا ریاست کے تمام دفاتر اور کاروبار ان کے ماتم میں بند ہیں

ہوم رول کے جھنڈے کا مقدمہ - کوئمبتور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہوم رول کے جھنڈے کے مقدمہ میں جو مسز بیسنٹ نے اٹھایا تھا بابداد پولیس آرڈر دیا گیا فیصلہ دیدیا ہے اور جھنڈا نہ اڑانے جانے کے حکم کو دوماہ تک یعنی ۱۴ اگست سے ۱۴ اکتوبر تک نافذ العمل ٹھہرایا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲)

۱۴ ستمبر - حضرت اقدس کی طبیعت تو اللہ کے فضل سے اچھی ہے صرف حلق میں تکلیف ہے۔ آج بھی جمعہ شہزادہ واسو دیوا رف بریلی کی کوٹھی کی بالائی منزل پر ہوگا - شہزادہ بہادر نہایت نیک دل آدمی ہیں آپنے بابو محمد یوسف صاحب ہیڈ کلرک محکمہ آب و ہوا کی درخواست پر بلاکرایہ اپنی آراستہ پیراستہ کوٹھی کا کمرہ بالائی احمدیوں کو نماز جمعہ کے لئے دیدیا ہے جس کے لئے آپ بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں - اللہ تعالیٰ اُن کو اس نیکی کا اجر دے۔

آج کے خطبہ میں حضرت نے واذا الجحیم سعرت و اذا الجنۃ ازلفت کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ شیطان نے اس زمانہ میں حملہ نہایت شدید اور اس زور کے ساتھ کئے ہیں جس کی نظیر پہلے نہیں ملتی مگر اُن حملوں پر غیر مبائعین کے رنگ میں اور بھی تعجب ہے یہ لوگ احمدی کہلاکر حضرت احمد اور احمدیت سے دشمنی رکھتے ہیں اور اشاعت احمدیت میں حارج ہیں - مولوی عمرالدین صاحب نے یہ خطبہ بھی لکھ لیا ہے اور انشاء اللہ پہلا اور یہ دونوں خطبے بھجوا دینگے - آج ذوالفقار علی خانصاحب لاہور سے آگئے ہیں - اور حضرت میاں بشیر احمد و میر محمد اسحاق صاحب عید تک پہنچ جائیں گے انشاء اللہ ان کو پونا جانیکا بھی حکم ہوا ہے بمبئی سے پونا ہوتے ہوئے شملہ آجائینگے - جماعت احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو ہوگا - آج شام کو بعد مغرب جماعت کی بہبودی کے لئے بعض امور پر غور کرنے کے لئے مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے بھی شریک مشورہ ہوئے۔

ضرورت نکاح

(۱) ایک لڑکی جو لکھی پڑھی ہے عمر ۱۳ - ۱۴ سال (۲) ایک لڑکی عمر ۱۲ سال (۳) ایک لڑکی عمر ۱۱ سال دونوں خواندہ ہیں گھر بار کے کام سے واقف تینوں کے لئے رشتہ درکار ہے پہلی لڑکی کے لئے قریشی یا سید دوسری دو کے لئے کوئی نسل درخواست کریں تو بہتر ہے جسکی طرف سے درخواست ہو وہ احمدی مبائع - نوجوان - تعلیم یافتہ ہو - چالیس روپیہ ماہوار کم آمد نہ ہو - صاحب جائداد ہو - لڑکا تعلیم پاتا ہو تو والدین کی حیثیت بتائی جائے (۴) ایک تیرہ چودہ سالہ لڑکی - درخواست کنندہ احمدی بارزوگار (۵) ایک اور لڑکی اس کے لئے احمدی انٹرنس پاس درخواست کرے غیر مبائع نہو - لڑکی کے والدین اسے آگے پڑھانے میں مدد دینگے - بشرطیکہ وہ اپنے کاروبار اور رہائش اُن کے مشورہ کے ماتحت رکھے خط و کتابت بنام اکمل، قادیان - جوابی کارڈ یا ٹکٹ

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر - پبلشر ۲۲۸ ضیاء الاسلام پریس قادیان دارالامان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا